REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDF. 3.

جلد ۲۸　　شمارہ ۱۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر　محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516

۹ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ　　۳ ہجرت ۱۳۵۸ ہش　　۳ مئی ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ شہادت (اپریل) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۲ اپریل ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازئ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳۰ شہادت (اپریل) - محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی آج صبح گیارہ بجے کے قریب مدراس سے چند یوم کے لئے قادیان تشریف لائے۔ آپ نے بتایا کہ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ چکروں وغیرہ کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت بیگم صاحبہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں ٭

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۷۹ء

ربوہ ۲۰ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ الانعام کی آیات ۵۸، ۱۰۵ اور ۱۱۰ کی تفسیر بیان کرکے ان آیات میں بیان کردہ قرآن مجید کی حقانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے بعض پہلوؤں پر بہت بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اور ان میں سے علی الخصوص ان دو پہلوؤں کی تفصیل سے آگاہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ اور قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ کی رُو سے روشن دلائل اور درخشندہ نشانوں کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ اور چونکہ آپ کو بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے قیامت تک کے واسطے خاتم النبیین اور افضل الرسل کی حیثیت سے نبی بناکر بھیجا گیا ہے۔ اس لئے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق ان روشن دلائل اور ان درخشندہ آسمانی نشانوں کے ظہور کا سلسلہ جو قرآن مجید کے نزول اور آپ کی بعثت کے ساتھ شروع ہوا تھا، اس وقت سے مسلسل جاری ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گا۔ اور کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صداقت کو قیامت تک نئے نئے رنگ میں آشکار کرنے کے لئے دو سمندر پیدا کئے ہیں۔ ایک دلائل کا سمندر اور ایک نشانوں کا سمندر جو کبھی خشک نہیں ہوں گے۔ بلکہ قیامت تک ٹھاٹھیں مارتے رہیں گے۔ آپ کی صداقت کو آشکار کرنے کے لئے اگرچہ دلائل بھی ضروری ہیں اور ہر زمانہ میں بہت سے لوگ دلائل سے قائل ہوکر آپ کی رسالت پر ایمان لاتے رہے ہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

اپنی تمام قوتوں کو موقع اور محل کے مطابق استعمال کرنے کا نام خُلق ہے

یہ خیال درست نہیں کہ صرف حلیمی، نرمی اور انکساری کا نام ہی خُلق ہے!

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"عوام الناس خیال کرتے ہیں کہ خُلق صرف حلیمی اور نرمی اور انکساری کا نام ہے۔ یہ اُن کی غلطی ہے بلکہ جو کچھ بمقابلہ ظاہری اعضاء کے باطن میں انسانی کمالات کی کیفیتیں رکھی گئی ہیں ان سب کیفیتوں کا نام خُلق ہے۔ مثلاً انسان آنکھ سے روتا ہے اور اس کے مقابل پر دل میں ایک قوت رقّت ہے۔ وہ جب بذریعہ عقلِ خداداد کے اپنے محل پر مستعمل ہو تو وہ ایک خُلق ہے۔ ایسا ہی انسان ہاتھوں سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابلہ میں دل میں ایک قوت ہے جس کو شجاعت کہتے ہیں۔ پس جب انسان محل پر اور موقعہ کے لحاظ سے اس قوت کو استعمال میں لاتا ہے تو اس کا نام بھی خُلق ہے۔ اور ایسا ہی انسان کبھی ہاتھوں کے ذریعہ سے مظلوموں کو ظالموں سے بچانا چاہتا ہے۔ یا ناداروں اور بھوکوں کو کچھ دینا چاہتا ہے۔ یا کسی اور طرح سے بنی نوع کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابلہ پر دل میں ایک قوت ہے جس کو رحم بولتے ہیں۔ اور کبھی انسان اپنے ہاتھوں کے ذریعہ سے ظالم کو سزا دیتا ہے اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جس کو انتقام کہتے ہیں۔ اور کبھی انسان حملہ کے مقابلہ پر حملہ کرنا نہیں چاہتا۔ اور ظالم کے ظلم سے درگذر کرتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابلہ پر دل میں ایک قوت ہے جس کو عفو اور صبر کہتے ہیں۔ اور کبھی انسان بنی نوع کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے کام لیتا ہے۔ یا پیروں سے یا دل اور دماغ سے اور اُن کی بہبودی کے لئے اپنا سرمایہ خرچ کرتا ہے تو اس حرکت کے مقابلہ پر دل میں ایک قوت ہے جس کو سخاوت کہتے ہیں۔ پس جب انسان ان تمام قوتوں کو موقع اور محل کے لحاظ سے استعمال کرتا ہے تو اُس وقت اُس کا نام خُلق رکھا جاتا ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی تو ایک بزرگ خُلق پر قائم ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۸-۱۹)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ ہجرت ۱۳۵۸ ہجری شمسی

مومن کی بیش قیمت "متاعِ ایمان" اور اس کی حفاظت !!

دل میں سچا اور حقیقی ایمان موجود ہونا جس قدر مومن کی قیمتی متاع ہے اُسی قدر اس کا حصول اور حفاظت بھی ضروری ہے۔ اس متاعِ عزیز کو ایک پکّا مومن ہمیشہ اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی جانی اور مالی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اس قیمتی متاع سے صحابہ کرامؓ کے سینوں کو بھر دیا۔ اور اسی کا نتیجہ تھا کہ جہاں صحابہ کرامؓ کی اپنی زندگیاں یکسر بدل گئیں وہاں اُس زبردست عالمی روحانی انقلاب کی بھی ان کے ذریعہ ایسی محکم بنیادیں استوار ہوئیں کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔

ایمان کی قیمتی متاع جو صحابہ کرامؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل ہوئی تھی، قرآن کریم اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ کی زبان سے کہتا ہے:۔

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (اٰل عمران: اٰیۃ ۱۹۴)

(ترجمہ) اے ہمارے رب ہم نے یقیناً ایسے پکارنے والے کی آواز سُنی ہے جو ایمان دینے کے لئے بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ ایمان لاؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اس لئے اے ہمارے رب تُو ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ ملا کر وفات دینا ـــ!!

آیت کریمہ کا نفسِ مضمون ظاہر وباہر ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وُہ تازہ اور زندہ ایمان صحابہ کرامؓ کو رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے میسّر آیا۔

اب آئیے قرآن کریم کے آئینہ میں اُن لوگوں کا دِل بھی دیکھتے جائیں جو ایمان کی قیمتی متاع سے عاری رہ کر بزعمِ خویش کچھ نیک کاموں میں حصّہ لینے پر فخر کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت قریشِ مکّہ جو اپنے خادمِ کعبہ ہونے پر فخر کرتے اور ہر سال حجّاج کی خدمت کر کے سمجھتے کہ بڑی نیکی کمائی۔ مگر اُن کی اِس نیکی کا مامور من اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (توبہ، اٰیۃ ۱۹)

(ترجمہ) کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور خانہ کعبہ کے تعمیر کے کام کو اُس شخص کے کام کی طرح سمجھ لیا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا۔ اور اس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا۔ یہ دونوں گروہ اللہ کے نزدیک ہرگز برابر نہیں اور اللہ ظالم قوم کو ہرگز کامیابی کی طرف نہیں لے جاتا۔

دیکھا آپ نے !؟ خدا تعالیٰ نے کن واشگاف الفاظ میں اس بات کو واضح فرما دیا ہے کہ ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ جیسی اور کوئی نیکی نہیں ہے۔ اگرچہ حاجیوں کو پانی پلانا اور تعمیر کعبہ کی خدمت بجالانا بھی اپنی جگہ پر نیکی کے کاموں میں سے ہے۔ لیکن جب ایسی نیکیاں بجالانے والوں کے دل سچے ایمان باللہ سے خالی ہوں اور ان کے عمل جہاد فی سبیل اللہ سے عاری ہوں۔ مذکورہ نیک عملوں کی کوئی قدر و قیمت خدا کی نگاہ میں نہیں۔

سورۃ توبہ کی مذکورہ آیت پر آپ سورۃ آلِ عمران کی متذکرۃ الصدر آیت کریمہ کی روشنی میں غور کریں تو آپ پر یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ اصل چیز ایمان باللہ ہی ہے۔ اور اس عقیدۂ ثابتہ کی اشاعت میں جدّ وجہد کرنا جہاد فی سبیل اللہ (جس کی عملی صورت اپنے اپنے وقتوں میں الگ الگ ضرور ہے لیکن سب کا نقطۂ مرکزی ایک ہی ہے) اسلام کے صدرِ اوّل میں صحابہ کرامؓ اسی نقطۂ مرکزی پر قائم رہے اور اس کی دعوت ساری دُنیا میں دیتے رہے۔ اپنے قول سے بھی اور اپنے عمل سے بھی۔ جب تک مسلمانوں نے اس کو اپنا دستور العمل بنائے رکھا۔ اور اسی نہج پر تبلیغ و اشاعتِ حق میں لگے رہے۔ وُہ دنیا میں معزّز ومکرم بلکہ دُنیا کے سردار اور آقا بنے رہے۔ جونہی ایمان کی دولت ہاتھ سے گئی۔ دُنیوی عزّت واحترام بھی جاتا رہا ـــ!!

سُورت کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ایک کشف کا ذکر آیا ہے۔ جبکہ وُہ کشفی حالت میں ایک نوجوان کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اِس سفر میں ایک ایسا وقت بھی آیا جب قرآنی بیان کے مطابق نَسِيَا حُوْتَهُمَا جس کے لفظی معنے تو یہ ہیں کہ وُہ دونوں اپنی مچھلی بُھول گئے اور مراد اس سے علمِ رُوحانی ہے۔ اور نوجوان سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہیں۔ اس واقعہ میں بتایا گیا ہے کہ جب موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی اُمّتیں اِس علمِ رُوحانی کو بُھول گئیں تو وہ وہی مقام تھا جب ان کی رُوحانی مملکت کی حدود بھی ختم ہو گئیں۔ کشفی بیان کے مطابق جب اس مقام کی کھوج کی گئی تو دیکھا کہ مجمع البحرین پر یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ اور جب وہ واپسی پر اُس مقام پر پہنچے تو عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا کی مُلاقات سے سرفراز ہوئے۔ یہ بندۂ الٰہی سیّدِ ولدِ آدم حضرت خاتم الانبیاء نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم تھے۔ اور انہیں کشف کی لطیف تصویری زبان میں بتایا گیا کہ اب آپ دونوں کی رُوحانی مملکت کی حدود ختم ہوتی ہیں۔ اور اِس عبد من عبادنا کی مملکتِ رُوحانی کی حدُود کا آغاز ہوتا ہے۔

چنانچہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ یہود کے احبار اور نصاریٰ کے قسیس اُس وقت تک رُوحانیت سے کسی نہ کسی قدر بہرہ ور رہے جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ شروع نہ ہُوا۔ جونہی حضورؐ کی بعثت عمل میں آگئی، اُن کے لئے آسمانی برکتوں کے دروازے بھی بالکل مسدود ہو گئے۔ سُورۃ جنّ میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہودی علماء کی زبانی (جنہیں قرآنی استعارہ میں جنّ کے لفظ سے پُکارا گیا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۙ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا (آیت نمبر ۹ و ۱۰)

یعنی پہلے تو اِن علماء کی عوام میں بڑی مقبولیت تھی۔ بوجہ نورِ ایمان سے کسی قدر حصّہ رکھنے کے۔ مگر جب زمانہ ہی بدل گیا اور ایمان کی نئی روشنی نے دُنیا کو بُقعۂ نور بنا دیا تو اس زمانہ کے نام کے علماء کی مقبولیت بھی جاتی رہی۔

اگرچہ سُورۃ جنّ کے الفاظ میں تو یہود کے علماء کی زمانۂ نبویؐ میں روحانی بے بضاعتی کا ذکر ہُوا ہے لیکن اگر اس سیاق میں آپ عصرِ حاضر کے علماء کی مقبولیّت کا تجزیہ کریں تو آپ کو بات سمجھنے میں مطلق دُشواری پیش نہ آئے گی کہ ایک وہ وقت تھا جب مُسلمان، علماء کی بڑی قدر کیا کرتے تھے۔ انہیں وَرَثَۃُ الانبیاء سمجھتے تھے۔ لیکن یہی علماء جب رُوحانیت سے بے بہرہ ہو گئے اور ان کے دِلوں میں وُہ تازہ اور سچّا ایمان نہ رہا۔ اُن کے عمل خلوص سے عاری ہو گئے تو رفتہ رفتہ اُن کی قبولیّت بھی عامّۃ المسلمین کے دِلوں میں کم ہوتی چلی گئی۔ آپ اس بات کو تاریخی پسِ منظر میں دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت امام مہدی علیہ السّلام کی بعثت کے قبل تک تو علماء کی مقبولیت کا ڈنکا بج رہا تھا۔ لیکن اب ویسی مقبولیت نہیں رہی۔

بُخاری شریف کی حدیث کے مطابق آخری زمانہ میں ایمان ثُریّا ستارے پر چلا گیا ہوگا، تب سلمان فارسیؓ کی قوم کے برگزیدہ افراد اس ایمان کو دوبارہ لانے والے ہوں گے۔ اس حدیث میں اشارۃ النّص کے طور پر بتایا گیا ہے کہ امام مہدی علیہ السّلام کا خاندان فارسی الاصل ہوگا۔

(باقی دیکھئے صـ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں صفاتِ الٰہیہ کی مظہریت اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہے

آپؐ نہ صرف انسانوں کیلئے رحمت ہیں بلکہ حیوانات، نباتات اور جمادات وغیرہ ہر مخلوق کیلئے رحمت ہیں

آپؐ کو جو مقام عطا فرمایا گیا ہے اس کی رفعت و عظمت کو سمجھو اور آپؐ کے مبارک اُسوہ پر عمل کرنے کی کوشش کرو

اللہ تعالیٰ کی صفات کی صحیح معرفت حاصل کرو اور اپنے آپ کو ان کے رنگ میں رنگین بنانے کے لئے کوشاں رہو!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۹ صلح ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ توبہ کی آیات ۱۲۸ و ۱۲۹ تلاوت فرمائیں اور ان کا ترجمہ پڑھ کر سنایا:۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

تمہارے پاس تمہاری ہی قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے۔ تمہارا تکلیف میں پڑنا اسے شاق گذرتا ہے اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت بھوکا ہے اور مومنوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور بہت کرم کرنے والا ہے۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو تو کہہ دے کہ اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور وہ عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔

پھر فرمایا:۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء جو بنی نوع انسان کی طرف بھیجے گئے ہیں وہ

خاندانی لحاظ سے بھی

اور اپنے خُلق کے لحاظ سے بھی ہر دو جہان کے لئے رحمت ہیں۔ ہر دو جہان کے لئے اس طرح کہ دوسرے جہان کی تمام نعماء کا تعلق پہلے جہان کے مقبول اعمال سے ہے پس آپؐ پہلے جہان کے لئے اور دوسرے جہان کو مدنظر رکھتے ہوئے رحمۃ للعالمین ہیں۔ اور آپؐ صفتِ رحمٰن کے مظہر ہیں جس کی طرف ان دو آیات میں سے پہلی آیت کے دو لفظ عزیز اور حریص اشارہ کر رہے ہیں اور مومنوں کے لئے بھی آپؐ رحیم ہیں۔ پس ایک عظیم شخصیت، ایک عظیم رسول، ایک عظیم صاحب اخلاق، صاحب خُلق عظیم، ایک عظیم انسان اور انسانوں سے عظیم محبت کرنے والا تمہاری طرف آیا ہے۔ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ وہ مخلوق کی تکلیف دیکھ ہی نہیں سکتا۔ مخلوق کی تکلیف اسے سخت گراں گذرتی ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ اے انسانو! تمہیں بڑے بڑے منافع پہنچیں۔ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

اس آیت میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ عظیم رسولؐ — خاتم الانبیاء — جو تعلیم لے کر آیا ہے وہ مخلوق کے ہر حصہ کے لئے رحمت ہے۔ وہ

عالمین کے لئے رحمت

ہے۔ وہ رحمت ہے اشجار کے لئے بھی اور پتھروں کے لئے بھی اور پانی کے لئے بھی اور معدنیات کے لئے بھی اور حیوانات کے لئے بھی وغیرہ وغیرہ۔ انسان کے علاوہ جو بھی مخلوق ہمیں اس دنیا میں نظر آتی ہے ان کے حقوق بھی اسلامی تعلیم نے بتائے ہیں اور ان کی حفاظت بھی کی ہے۔ اسلام نے یہ بھی بتایا ہے کہ ہر چیز کا کیا حق ہے اور حکم دیا ہے کہ وہ اسے ملنا چاہیئے۔ اصولی طور پر یہ بتایا کہ ہر چیز انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے اس لئے کسی چیز کو بھی ضائع نہیں کرنا۔ یہاں تک کہ کھانے کے ایک لقمے کو بھی ضائع کرنے کی اجازت نہیں۔ یہ بڑی حسین تعلیم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی رکابی میں اتنا ہی ڈالو جتنا تم کھا سکو۔ اس کے برعکس شیطانی وساوس انسان کو دوسری انتہاء تک لے گئے۔ چنانچہ میں نے بعض جگہ پڑھا ہے کہ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کے لوگ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ جو ان کی رکابیوں میں بچ جاتا ہے وہ دنیا کی بڑی بڑی قوموں کو سیر کرنے والا اور کفایت کرنے والا ہے یعنی وہ اتنا ضیاع بھی کرتے ہیں اور پھر اس پر فخر بھی کرتے ہیں۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی ہے اس کی فلاح اور بہبود کے لئے پیدا کی ہے، اس کو نفع پہنچانے کے لئے پیدا کی ہے اس لئے کوئی چیز بھی اور کسی چیز کا کوئی ذرہ بھی ضائع نہیں کرنا۔ مثلاً اسلام نے

حلال پرندوں کا شکار

کرنے کی اور ان کی جان لینے کی اجازت دی ہے۔ لیکن کہا کہ جتنی ضرورت ہو اتنا شکار کرو۔ یہ نہیں کہ ضرورت دس کی ہے لیکن سَو مارو اور نوّے پھینک دو اور دس کو استعمال کرو۔ اگر کوئی ایسا شخص ہے جو سَو مارتا ہے اور دس گھر میں استعمال کرتا ہے اور نوّے اپنے دوستوں واقفوں اور ہمسایوں وغیرہ میں تقسیم کر دیتا ہے تو وہ ضرورت انسانی کو پورا کرتا ہے لیکن اسلامی تعلیم نے کسی چیز کو ضائع کرنے کی اجازت نہیں دی۔ یہ صفت رحمانیت کی مظہر ہے۔ جو ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے کمال کو پہنچی ہوئی نظر آتی ہے۔

پھر حیوان ہیں جو انسان کی خدمت کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ حیوانات میں سے بعض ایسے ہیں جو زندہ رہ کر انسان کی خدمت کرتے ہیں، ان کو مارنے کی اجازت نہیں اور بعض حیوانات ایسے ہیں جن کو مار کر انسان کی خدمت کی جاتی ہے۔ مثلاً وہ کھانے کے کام آتے ہیں یا مثلاً ادویہ میں کام آتے ہیں یا بعض اور کاموں میں انسان حیوانوں کو استعمال کرتا ہے ان صورتوں میں ان کی جان لینے کی اجازت ہے

پس بوقت ضرورت

انسانی خدمت کے لئے

جان لینے کی اجازت ہے۔ لیکن اس جانور کے متعلق بھی کہ جسے ذبح کر کے کھانے کی اجازت ہے یہ اجازت نہیں کہ اسے دکھ دیا جائے۔ اور تکلیف پہنچائی جائے۔ پس محمد صلے اللہ علیہ وسلم حیوانات کے لئے بھی رحمت ہیں۔ اس لئے کہ جس غرض کے لئے ان کے رب نے انہیں پیدا کیا ہے اسی غرض کو پورا کرنے کی تعلیم دی اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے انہیں ضیاع سے بچایا اور تکلیف اور دکھ سے بچایا۔ لیکن انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے کی اجازت دی۔

اور آپ انسانوں کے لئے بھی رحمت ہیں جیسا کہ فرمایا۔ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ اس پر سخت گراں گذرتا ہے کہ انسان کو تکلیف پہنچے۔ اسلامی تعلیم نے ہر انسان کو خواہ وہ بت پرست ہی کیوں نہ ہو تکلیف سے بچانے کی ہدایت دی ہے اور یہاں تک کہا ہے کہ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (الانعام آیت ۱۰۹) کہ جو لوگ خدا کے شریک بناتے ہیں ان کے شرکاء کو بھی (باوجود اس کے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے) گالیاں مت دو کیونکہ اس طرح بت پرستوں کے جذبات کو ٹھیس لگے گی اور انہیں تکلیف پہنچے گی۔ بت میں تو کوئی جذبہ نہیں ہے کہ اگر اسے گالی دی جائے تو اسے تکلیف پہنچے۔ انسان کو تکلیف سے بچانے کے لئے، کافر کو اور مشرک کو تکلیف سے بچانے کے لئے گالی دینے سے منع کیا۔ حالانکہ شرک ایک انتہائی گناہ ہے اور اس کے متعلق اعلان کیا گیا کہ یہ

سب سے بڑا گناہ ہے

لیکن خدا کہتا ہے کہ شرک کے گناہگار کو بھی اس دنیا میں عذاب دینا یا آخرت میں جہنم میں پھینکنا میرا کام ہے۔ تمہیں یہی ہدایت ہے کہ تم نے کسی کو تکلیف نہیں پہنچانی کیونکہ تم اس عظیم انسان کی طرف منسوب ہوتے ہو جو رحمۃ للعالمین بنا کر دنیا کی طرف بھیجا گیا۔

اور فرمایا کہ وہ عظیم انسان جیسا کہ انسانوں میں سے غیر مومنوں کے لئے مشفق اور ہمدرد ہے وہ مومنوں کے لئے مشفق اور ہمدرد ہونے کے علاوہ ان سے محبت اور پیار کرنے والا اور ان پر کرم کرنے والا ہے۔ یعنی جہاں تک مومن کا سوال ہے وہ

خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کا مظہر

ہے اور جہاں تک انسانوں میں سے کافر کا سوال ہے، اہل کفر کا سوال ہے۔ خواہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں یا عملاً اسلام سے باہر ہوں اور فاسق و فاجر ہوں ان کے لئے وہ خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا مظہر کامل ہے۔ آپ نے ان کی ہدایت کے لئے کوشش کی۔ ان کے لئے تڑپے ان کے لئے دعائیں کیں اور ان کے لئے "بخع" کی حالت پیدا ہوگئی۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کو کہنا پڑا کہ تو ان کی خاطر اپنی جان کو ہلاک کر دے گا۔ آپ نے ان سے دشمنی نہیں لی اور ہمیں بھی ان سے دشمنی کرنے سے منع کیا۔ اور ان سے شفقت اور ہمدردی اور

خدمت کا سلوک کرنے کی تعلیم

دی۔ یہ ہمدردی یہ شفقت اور یہ خدمت کی تعلیم مومن کے لئے بھی ہے اور کافر کے لئے بھی۔ لیکن مومن کے لئے اس کے علاوہ اور اس سے بڑھ کر محبت کی تعلیم دی اور اخوت کی تعلیم دی اور ان کی طبائع کو اور ان کی عادات کو بدل کر ان کو ایک برادری اور ایک بنیان مرصوص کی طرح بنا دیا۔ پس وہ رحیم ہے۔

بڑے عظیم ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ ہر انسان کا کام نہیں کہ وہ آپ کی عظمت کو پوری طرح سمجھ بھی سکے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تعلیم اور شریعت لے کر آئے وہ بھی ایک کامل تعلیم اور شریعت ہے اور وہ کامل ہدایت ہے۔ اس کامل تعلیم کا انکار کرنے والوں کے متعلق اگلی آیت میں کہا فَاِنْ تَوَلَّوْا کہ اگر کوئی تمہاری عظمت کو نہ پہچانے اور اس تعلیم اور شریعت اور ہدایت سے پھر جائے منہ موڑ لے پیٹھ پھیر لے تو اس کا

تم پر ردعمل یہ ہے کہ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ کہو کہ میں مسیطر نہیں ہوں کہ تمہیں زبردستی ایمان لانے پر مجبور کروں۔ خواہ تمہارے دل میں ایمان نہ ہو اور نہ مجھے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ میں تمہیں اس دنیا میں کوئی سزا یا عذاب دوں۔ اس دنیا کے عذاب کے متعلق اللہ کی پیشگوئیاں میری وساطت سے تم تک پہنچی ہیں لیکن ان پیشگوئیوں کو پورا کرنا اس رنگ میں جس رنگ میں کہ یہ پوری ہوں گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آپ قیامت تک کے نوع انسان کی خدمت کرنے والے اور حیوانوں کی خدمت کرنے والے اور دوسری

مخلوقات کی خدمت کرنے والے

ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے کہا کہ اعلان کر دو کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور میرا تم پر کوئی احسان نہیں۔ میں تمہارے لئے تو یہ کام نہیں کر رہا میں تو اپنے خدا کے پیار کے حصول کے لئے یہ کام کر رہا ہوں۔ فَقُلْ حَسْبِیَ یہ اعلان کر دو کہ حَسْبِیَ اللّٰہُ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ کسی اور سے اجر کی یا بدلے کی مجھے ضرورت نہیں۔ نہ خواہش ہے اور نہ میں لینا چاہتا ہوں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ایک واحد یگانہ ہے جس کے امر سے اور اس کے عشق میں مست، میں نوع انسان کی اور دوسری مخلوقات کی خدمت پر لگا ہوں۔ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ۔ اسی خدائے واحد و یگانہ پر میرا توکل ہے۔ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور وہ مالک کونین ہے۔

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

کے ایک معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر دو جہان کے مالک کے بھی کئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کے معنی یہ ہیں کہ خدائے تعالیٰ ہر دو جہان سے اپنے تقدس اور اپنی بزرگی کے لحاظ سے اس بلند مقام پر ہے کہ جہاں سے ہر دو جہان اس کی نظر کے نیچے ہیں اور وہ علام الغیوب ہے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ پس وہ ہستی جس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ اسی پر میرا توکل ہے وہ جو مالک ہے قادر ہے اور پیار کرنے والا ہے اور نعمتیں عطا کرنے والا کہ جن کا شمار نہیں۔ اسی پر میرا توکل ہے۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ

وہ خدا میرے لئے کافی ہے۔ مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔ تمہارے ساتھ میرا تعلق شفقت کا ہے، تمہارے ساتھ میرا تعلق اس پریشانی کا ہے کہ تم گناہ میں ملوث ہو کر خدا تعالیٰ سے دور کیوں جا رہے ہو اور اس کے غضب کو کیوں دعوت دے رہے ہو۔ اگر تم انسان کے علاوہ دوسری مخلوق ہو تو تمہارے ساتھ میرا تعلق یہ ہے کہ جس غرض کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے اس غرض کے لئے تمہارا استعمال ہو اور اگر انسان ہو تو تمہارے ساتھ میرا تعلق یہ ہے کہ میں تمہیں اس خدائے واحد و یگانہ کی طرف دعوت دوں۔ کہ جو ہر انسان کے لئے وہی اکیلا کافی ہے۔ اور اگر مومن ہو تو تمہارے ساتھ میرا تعلق مبشر ہونے کے لحاظ سے عظیم بشارتیں تم تک پہنچانے کا ہے اور تم سے محبت کرنے کا ہے اور تم پر کرم کرنے کا ہے۔ لیکن تم پر توکل کرنے کا میرا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ خدا میرے لئے کافی ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی پر میرا توکل ہے اور اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں نہ کسی اور نے پیدا کیا اور نہ کسی میں یہ طاقت ہے کہ وہ انسان کی قوتوں اور استعدادوں کو سمجھ سکے۔ اور ان کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے۔ اسے پیدا کر سکے یا مہیا کر سکے اور خدا کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اسی پر توکل کرتے ہوئے میں اسی کی طرف جھکتا ہوں اور اسی سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ان وعدوں کے مطابق اور ان بشارتوں کے مطابق سلوک کرے گا جو مجھ سے کی گئی ہیں۔

چنانچہ آپ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انسانوں سے جو سلوک کروایا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی بعثت سے لے کر قیامت تک ایسے گروہ پیدا ہو گئے کہ جو علیٰ وجہ البصیرت یا عادتاً

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے

اور آپؐ کے احسانات کا علیٰ وجہ البصیرت یا لوگوں میں سے شکریہ ادا کرنے والے ہیں۔ اور دُعائیں کرنے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر اور احسن سے احسن رحمتیں اور برکات اور فضل زیادہ سے زیادہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کرے اور یہی درود کے معنیٰ ہیں۔ پس قیامت تک درود بھیجنے والے گروہ پیدا ہو گئے۔ مَیں نے آپ کو بھی کہا تھا کہ روزانہ اتنی بار محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو۔ کئی دفعہ مَیں سوچتا ہوں کہ اگر ساری جماعت میرے حکم پر عمل کرے تو صرف جماعت احمدیہ کی طرف سے روزانہ اربوں درود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ رہے ہوں۔ یہ ہے اس توکّل کا نتیجہ اور اس اعلان کا کہ حَسْبِیَ اللّٰہُ خدا میرے لئے کافی ہے۔ چنانچہ اس نے یہ سامان پیدا کر دیئے اور مرنے کے بعد جو نعمتیں انسان کو ملتی ہیں جن میں سب سے بڑا حصّہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ تو اتنی اعلیٰ اتنی بلند اور اتنی ارفع اور اتنی لذیذ ہیں کہ انسان ان کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ لیکن لذیذ اس محدود معنی میں نہیں جس معنی میں ہم اس دنیا میں یہ لفظ استعمال کرتے ہیں بلکہ اس معنی میں کہ جسے ہم سمجھ بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ یہی کہا گیا ہے کہ جنت کی نعماء کو تم سمجھ نہیں سکتے۔ تمہارے یہ دنیوی حواس ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ پس وہاں تو وہاں کے مطابق

خدا تعالیٰ اپنی شان کے مطابق

آپ (صلّی اللہ علیہ وسلم) سے سلوک کرے گا۔

لیکن اس میں ہمیں بھی ایک سبق دیا گیا ہے ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مظہر صفات باری بن کر عزیز اور حریص اور رؤوف اور رحیم کی صفات کا اظہار کیا، تم بھی ان صفات کا رنگ اپنی صفات پر چڑھاؤ اور دنیا میں یہ اعلان کرو کہ ہم دنیا کے خادم تو ہیں مگر دنیا کے مزدور نہیں۔ ہم نے دنیا سے اُجرت نہیں لینی۔ ہم نے جو لینا ہے اس عزیز ہونے اور حریص ہونے اور رؤوف ہونے اور رحیم ہونے کے نتیجہ میں وہ اپنے رب سے لینا ہے۔ اور جہاں تک ہمارا اپنے رب سے تعلق ہے۔ اللہ ہمارے لئے کافی ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

اور اسی پر ہمارا توکّل ہے اور ہم علیٰ وجہ البصیرت یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا رب، رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم ہے۔ اللہ ہمیں اپنی صفات کی صحیح معرفت عطا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اور آپؐ کی عظمت اور رفعت کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا کرے کہ ہم ان راہوں پر چلیں۔ جن راہوں پر چل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم کے پیار کو حاصل کیا ہے۔ (الفضل ۱۹/۴/۷۹)

اخبارِ قادیان

ہ۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ بہار و بنگال کے دَورہ کے بعد مورخہ ۲۶/۴/۷۹ کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔

ہ۔ مورخہ ۲۷/۴/۷۹ کو بعد نماز عصر عزیزہ رشیدہ بشریٰ بنت مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش مرحوم کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ قبل ازیں ان کا نکاح مکرم ناصر احمد صاحب آف بڈھانوں علاقہ پونچھ کے ساتھ پڑھا جا چکا تھا۔

چنانچہ مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلّغ بڈھانوں کے ہمراہ دو روز قبل قادیان آ گئے تھے۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت و نظم کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب قائم مقام امیر مقامی نے دُعا کرائی۔ دُعا کے بعد برات، مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش مرحوم کے مکان پر گئی۔ وہاں بھی تلاوت و نظم کے بعد محترم قائم مقام صاحب امیر مقامی نے حاضرین سمیت اجتماعی دُعا کرائی۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

ہ۔ محترم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت درویش تاحال بیمار اور کمزور ہیں۔ اسی طرح محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد کی اہلیہ محترمہ بھی مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوئی ہیں ہر دو کی کامل صحت کیلئے دُعا کی درخواست

تامل رسالہ "راہِ امن" کی آٹھ سالہ خدمتِ دین!

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلّغ انچارج احمدیہ مسلم مشن تامل ناڈو

خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و کرم ہے کہ جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت میں نکلنے والے تامل ماہنامہ راہِ امن (SAMADHANAVAZHI) اب اپنی عمر کے آٹھ سال مکمل کر کے نویں سال میں کامیابی کے ساتھ داخل ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک!

پچھلے آٹھ سال سے خاکسار کی زیر نگرانی مکرم محی الدین علی صاحب کی پبلشر شپ میں یہ رسالہ شائع ہو رہا ہے۔ اب جماعت احمدیہ مدراس کے ایک ریزولیشن کے پیشِ نظر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مکرم علی محی الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کو پبلشر اور خاکسار کو ایڈیٹر مقرر فرمایا ہے اور اس کے لئے سیّدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے منظوری بھی آ گئی ہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی بھرپور تائید اور احباب جماعت کے تعاون سے پچھلے آٹھ سال کے لمبے عرصہ سے یہ رسالہ ملانا غہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شائع ہوتا رہا ہے جس کے نتیجہ میں تامل ناڈو کے علاقہ میں وسیع پیمانے پر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے اور جماعت احمدیہ کے متعلق پیدا کی گئی غلط فہمیوں کے ازالہ کا موقعہ میسّر آتا رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک!

خدا کے فضل و کرم سے اب ہمارا یہ رسالہ تامل ناڈو سے نکلنے والے دیگر مسلم رسالوں کی نسبت ایک قابل قدر مقام حاصل کر چکا ہے۔ جہاں پر دیگر مسلم رسالے استنجاء، غسل کے فرائض و واجبات اور اس قسم کے مسائل میں اُلجھے ہوئے ہیں وہاں رسالہ راہِ امن حالات حاضرہ کے مسائل قرآن و احادیث کی رُو سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشعل راہ کی روشنی میں سلجھانے میں کوشاں ہے۔ اس کے علمی مضامین اور مقالوں سے خاص کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباسات اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور خطبات کی وجہ سے یہ رسالہ علمی طبقہ میں بہت مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔

نیز اسلام کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے جو غلط الزامات اور اعتراضات شائع کئے جاتے ہیں، ان کا ناقابل تردید جواب شائع کرنے کی توفیق علاقہ تامل ناڈو میں صرف رسالہ راہِ امن کو ہی حاصل ہوئی ہے چنانچہ سال رواں میں پادری پیلا پانے حضرت عیسائیت کے زیر عنوان شائع کردہ اپنی کتاب میں اسلام اور بانیٔ اسلام صلعم کے خلاف اعتراضات درج کئے تھے۔ نیز مختلف عیسائی تنظیموں کی طرف سے روح اللہ، کلمۃ اللہ، کعبۃ اللہ زمزم وغیرہ عناوین پر مختلف ٹریکٹ شائع کر کے وسیع پیمانے پر تقسیم کئے گئے۔ خاکسار بعض غیر احمدی طبقوں کی طرف سے ان مخالفین اور مذکورہ کتاب کا جواب لکھنے کے لئے خطوط لکھے گئے۔ چنانچہ ان تمام اعتراضات اور الزامات کا جواب لکھنے کی توفیق رسالہ راہِ امن کو حاصل ہوئی۔

سال رواں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور کتاب "لیکچر لاہور" کا ترجمہ قسط وار شائع ہوتا رہا۔ جسے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے بعد میں کتابی شکل میں شائع کرنے کی اجازت دی۔ اور بفضلہ تعالیٰ اس کتاب کو علمی طبقہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔

حضرت مصلح موعودؓ کی مشہور تصنیف دیباچہ تفسیر القرآن کا ترجمہ بھی قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ اسے بھی انشاء اللہ کتابی صورت میں شائع کیا جائے گا۔

اس طرح خدا تعالیٰ ایک عرصہ سے رسالہ راہِ امن کو تامل بولنے والے لوگوں کے درمیان اسلام اور احمدیت کی صحیح ترجمانی کرتے ہوئے خدمت دین کی توفیق عطا فرما رہا ہے تامل ناڈو کے طول و عرض سے مختلف مذاہب کے ساتھ تعلّق رکھنے والے قارئین کی طرف سے سینکڑوں خطوط ملتے ہیں جن میں اس رسالہ کی افادیت کے بارے میں بہت زیادہ سراہا گیا ہے۔ ان خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالہ کا علمی طبقہ میں ہر ماہ بے چینی سے انتظار کیا جاتا ہے اور اس کے مندرجات کے متعلق خوب چرچا ہے اور بعض حلقوں میں اس کے مضامین موضوعِ بحث بنے ہوئے ہیں۔ ہمارے اس رسالہ میں سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری ہے جس سے علمی طبقہ کیساتھ تعلق رکھنے والے استفادہ کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے بھی اپنے حوصلہ افزا پیغامات سے نوازا۔

آخر میں قارئین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ دُعا فرمائیں، اللہ تعالےٰ اس رسالہ کو خدمتِ اسلام کے اس میدان میں نمایاں کردار ادا کرنے کی سعادت بخشے۔ اور اس کی ترتیب و پیشکش کو زیادہ سے مقبول اور مفید بنائے۔ آمین ☆

(قسط نمبر ۲)

حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور الٰہی تدابیر

مکرم مولوی عبدالرشید احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

تیسری الٰہی تدبیر

تیسری صورت اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے بچاؤ کے لئے یہ پیدا کی کہ صلیب پر تین چار گھنٹوں کے بعد شام کے قریب آپ پر بیہوشی طاری کر دی جو بالکل مشابہ بموت تھی ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ یوسف آرمتیہ نے جب شام کے قریب پیلاطوس کے پاس جا کر یہ سفارش کی کہ یسوع چونکہ صلیب پر مر چکا ہے اس لئے اس کی لاش بغیر ہڈیاں توڑنے کے ان کے سپرد کی جائے تو پیلاطوس نے اس کی سفارش پر نہ صرف یہ کہ مسیح علیہ السلام کا جسم ان کے سپرد کر دینے کا حکم دے دیا بلکہ دستور کے موافق اس پر کوئی شاہی معاوضہ بھی نہ لیا (یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۸)

مگر وہ دو چور جن کو آپ کے ساتھ صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ ان دونوں کو صلیب سے اتارنے کے بعد سپاہیوں نے اسی وقت ہتھوڑے گرزوں سے ہڈیاں توڑ دیں اور اس طرح ان کے صلیبی موت کے فعل کو اختتام تک پہنچا دیا مگر سپاہی جس وقت ان کی ہڈیاں توڑنے کے لئے ان کو صلیب سے اتار رہے تھے تو وہ رومی سردار جو ان کا افسر اور صوبیدار تھا اور جس کو علم تھا کہ یوسف آرمتیہ پیلاطوس کے پاس یسوع کی لاش بغیر ہڈیاں توڑے جانے لینے کی سفارش کرنے کے لئے گیا ہوا ہے اور جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی تدبیر اور مشیت کے ماتحت مسیح علیہ السلام سے عقیدت اور ہمدردی پیدا ہو چکی تھی۔ وہ فوراً مسیح علیہ السلام کی صلیب کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور ان کو کہنے لگا کہ اس کو کچھ نہ کہنا کیونکہ یہ مر چکا ہے چنانچہ سپاہیوں نے دوسرے دونوں چوروں کو صلیب سے اتار لینے کے بعد ہڈیاں توڑ دیں مگر مسیح علیہ السلام کو کچھ نہ کہا اور انہیں ان کی صلیب پر ہی رہنے دیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی ان سب مذکورہ تدابیر سے ذریعہ مسیح علیہ السلام کو ان کی ہڈیاں توڑے جانے سے بچا لیا اس کے بعد جب یوسف آرمتیہ پیلاطوس کی طرف سے ایک تحریری حکم نامہ لے کر پہنچ گیا اور اس نے وہ حکم صوبیدار اور سپاہیوں کو پڑھ کر سنایا تو صوبیدار نے اس حکم کو سنتے ہی بغیر حیل و حجت کے مسیح علیہ السلام کا جسم ان کو صلیب سے خود اتارنے کی اجازت دے دی۔

چوتھی الٰہی تدبیر

چوتھی تدبیر اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ کی کہ جب یوسف آرمتیہ پیلاطوس کی طرف سے یہ حکم لے کر وہاں پہنچا کہ یسوع چونکہ مر چکا ہے اس لئے اس کی لاش بغیر ہڈیاں توڑے جانے کے ان کے حوالہ کر دی جائے تو اس سے تھوڑا پہلے ایک سپاہی نے یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا فی الواقعہ یہ شخص فوت ہو چکا ہے یا نہیں؟ آپ کی ران سے ذرا اوپر پہلو میں نیزہ اس طرح سے بھالا مارا کہ وہ پھسل کر پسلی میں جا لگا۔ اس بھالے کے لگنے سے پسلی میں جو زخم پیدا ہوا اس سے فوراً خون اور پانی بہنا شروع ہو گیا۔

(یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۲ تا ۳۷)

سپاہی نے تو بھالا اس غرض سے مارا تھا کہ اس کے خیال میں اس طرح مارنے سے اگر آپ زندہ ہوتے تو آپ کے جسم میں کوئی حرکت پیدا ہو گی مگر چونکہ آپ کے جسم میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی اس لئے اس نے اور آپ کے باقی ساتھیوں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ شخص فی الواقعہ مر چکا ہے لیکن آپ کو اس الٰہی تدبیر سے یہ فائدہ ہوا کہ آپ کا خون جو آپ کے تمام جسم میں پوری طرح جاری نہ رہنے کی وجہ سے آپ کے سینہ اور دل میں ہی بہت حد تک جمع ہو چکا تھا وہ ایک طرف سے جاری ہو گیا خون کا اس طرح سے جاری ہونے اور جسم سے باہر نکلنے کے نتیجہ میں جسم کے اندر کمزوری کا پیدا ہونا ایک ضروری امر تھا۔ لیکن اس کے بالمقابل خون کا زیادہ عرصہ تک جسم کے اندر دل کے قریب رکے رہنا آپ کے لئے ان سے بھی زیادہ خطرناک اور مضر تھا کیونکہ اس سے دل پر دباؤ پڑنے کے نتیجہ میں آپ کی موت چند منٹوں میں واقع ہو سکتی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی اس تدبیر سے ایک طرف تو آپ کے خون کے دباؤ کو دل کی طرف ہلکا کرنے کے لئے اسے اس طریق سے جاری کر دیا کہ جس طریق سے جاری ہو کر اس کا جسم سے باہر نکلنا آپ کے لئے زندہ رہنے کے لئے ضروری تھا اور دوسری طرف اپنی اس تدبیر سے ان سپاہیوں کے دل میں جو آپ کو زندہ سمجھ کر آپ کی ہڈیاں توڑنا چاہتے تھے یہ ڈال دیا کہ یہ شخص فی الواقعہ مر چکا ہے اس کی ہڈیاں توڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پانچویں الٰہی تدبیر

پانچویں تدبیر اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ کی کہ آپ کے صلیبی زخموں اور کمزوریوں سے پیدا ہونے والے زخموں کے علاج کے لئے پہلے سے ایک ماہر اور تجربہ کار حکیم مقرر کر چھوڑا تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یوسف آرمتیہ جو ایک مالدار اور صاحب ثروت شخص تھا اور یہودی کونسل کا ممبر بھی تھا اور نیکدیمس جو ایک تجربہ کار اور حاذق طبیب تھا اور خود مسیح علیہ السلام یہ تینوں افراد اسیری کے ممبر تھے اور ان کے خاص لوگوں یا رازداروں میں سے تھے ان سب کا آپس میں نہایت ہی اچھا اور مخلصانہ تعلق تھا۔ مگر یوسف کو مسیح علیہ السلام سے ان کی نیکی تقویٰ اور خدا ترسی کے سبب سے کچھ زیادہ ہی عقیدت اور محبت تھی چنانچہ جب آپ کو صلیب سے اتارا گیا تو اس وقت یوسف آرمتیہ کی حالت بہت ہی دگرگوں تھی اور اس کو بالکل یقین ہی نہ آتا تھا کہ آپ زندہ ہیں اور وہ اس غم سے کہ آپ کا پیارا ساتھی اس سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائے گا گھلا جا رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے اور یہی حال ان کے دوسرے ساتھیوں کا تھا لیکن ایک طرف اگر ان لوگوں کا یہ حال تھا تو دوسری طرف نکدیمس جو ایک بڑا تجربہ کار اور عقلمند معالج تھا اور جس کی کوشش اور ہمت مسیح علیہ السلام کو بچانے کی بہت ہی تحسین و آفرین کے لائق ہے اس کو اس وقت بھی اپنے علم اور تجربہ کی بنا پر اس بات پر پورا انشراح صدر اور کامل یقین تھا کہ ان کا عزیز ساتھی ابھی زندہ ہے اور اگر کوئی روک درمیان میں حائل نہ ہوئی تو وہ اس کو بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور یہی بات وہ بار بار یوسف سے کہتا اور اس کو تسلی دینے کی کوشش کرتا تھا۔

چنانچہ جب پیلاطوس کے حکم سے رومی افسر نے مسیح علیہ السلام کا جسم ان کو اپنے قبضہ میں کر لینے کی اجازت دے دی تو نیکدیمس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ صلیب پر آپ کو دوسرے ساتھیوں کی مدد سے نہایت احتیاط کے ساتھ اتار کر بالکل سیدھا زمین پر لٹا دیا اور پھر وہ شفا بخش مرہم جو اس نے الٰہی تفہیم کے مطابق تیار کی تھی اور وہ تیز قسم کی ادویہ جو وہ آپ کے جسم کے ورموں کو دور کر کے آپ کے دوران خون کو جلد حرکت میں لانے کے لئے لایا تھا وہ سب اس نے کپڑے کی چند لمبی لمبی پٹیوں پر بچھائیں اور پھر پٹیوں کو باری باری آپ کے تمام جسموں کے گرد لپیٹ دیا۔ (یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۹-۴۰)

مرہم اس نے صرف زخموں پر لگائی اور باقی ادویہ سے تیار کیا ہوا مصالحہ اس نے پٹیوں کے ذریعہ تمام جسم پر لیپ کر دیا اور مشہور یہ کیا کہ ہم اس کے جسم پر یہ مصالحے اس لئے لگا رہے ہیں۔ تا کہ اس کا جسم عید کے بعد تک خراب نہ ہونے پائے اور پھر عید کے بعد ہم اس کی لاش کو پوری طرح مصالحے اور ادویہ لگا کر محفوظ کریں گے (واقعہ صلیب کی چشم دید شہادت ۳۶) اس کے بعد دو دن طبی تدابیر کے مطابق کچھ دیر تک آپ کے منہ میں اپنی سانس بھی پھونکتے رہے۔

الغرض یہ سب کچھ الٰہی تدبیر کے ماتحت ہوا اور اسی تدبیر سے بھی آپ کو دو فائدے حاصل ہو گئے۔

اوّل: یہ کہ آپ کے زخموں کا علاج اور آپ کے دوران خون کو جسم کے اندر پوری طرح جاری کرنے اور آپ کے تنفس کو جلد حرکت میں لانے کے لئے جن ادویہ کا آپ کے جسم میں لگایا جانا ضروری تھا وہ بغیر کسی مزاحمت کے آپ کے جسم پر لگا دی گئیں اور تمام لوگوں اور حکومت کے ذمہ دار افراد نے یہی سمجھا کہ یہ اس کی جسم کی حفاظت کے

ہیں خوشبو لگا رہے ہیں۔

سوم: یہ کہ آپ کے تمام جسم پر مرہم اور ادویہ کے لگائے جانے سے۔ اور پھر اس پر ایک بڑا کپڑا کفن کے طور پر لپیٹ دینے سے آپ کے مخالف اور معاند گروہ نے بھی تو یہی سمجھا کہ یہ شخص فی الواقعہ مر چکا ہے اور دوسرے چونکہ اس وقت اللہ تعالےٰ کے غضب اور ناراضگی کے نتیجہ میں ایسے غیر معمولی حوادث اور تغیرات رونما ہو رہے تھے اور ایسی آفات کا نزول پے در پے ہو رہا تھا کہ جن سے وہ لوگ بہت زیادہ خوفزدہ ہو چکے تھے اس لئے اس وقت فوری طور پر کسی نے بھی کوئی مزاحمت نہ کی۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ کی تدابیر کے ماتحت اس قسم کے حالات پیدا نہ ہوتے تو یہود لوگ اپنے مخلص ساتھیوں کو اس قسم کی کوشش کرنے کی شاید کبھی مہلت نہ دیتے اور نہ ہی صلیب سے اس طرح اتار لینے کی اجازت دیتے کہ جس سے آپ کے بچ جانے کی امید تھی۔

پس بہر حال حکیم نیکدیمس نے ایسی احتیاط اور عقلمندی سے وہ شفا بخش مرہم اور دیگر ادویہ کپڑے کی بڑی بڑی پٹیوں کے ذریعہ آپ کے تمام جسم پر لپیٹ کر دیں کہ جس سے اس وقت کسی کے دل میں بھی کوئی شک پیدا نہ ہوا ہاتھوں اور پاؤں کے زخموں اور دردوں پر بھی اس نے مرہم اور ادویہ لگا کر پٹیاں باندھ دیں اور ان سب کے اوپر یہودی طریق کے مطابق ایک بڑی چادر کفن کے طور پر لپیٹ دی۔ لیکن پسلی کے قریب کا وہ زخم جو ایک سپاہی کے بھالا مارنے سے پیدا ہوا تھا اور جس سے مسلسل تھوڑا تھوڑا خون نکل رہا تھا اور جس کا نشان آج اس کپڑے میں موجود ہے جسے کفنِ مسیح کہا جاتا ہے اس کو اس نے بند نہ کیا اور نہ ہی اس پر کوئی پٹی باندھی اور جب یوسف نے اس سے پوچھا کہ اس کو کیوں چھوڑ دیا ہے اس نے کہا اس کا سانس صدمہ کے باعث اور اس کے خون کے دباؤ کے دل کی طرف زیادہ ہونے کے باعث سکتہ طاری ہونے کی وجہ سے رکا ہوا ہے اور پھر اس کا دورانِ خون بھی اس وقت پوری طرح جاری نہیں ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں پسلی کے ان زخموں سے نکلنے والے خون اور پانی کو اگر بند کر دیا گیا تو یہ اس کے لئے خطرناک اور مہلک ہو سکتا ہے کیونکہ اس صورت میں اس کے خون کا دباؤ دل اور پھیپھڑوں کی طرف بڑھ جائے گا اور اس سے خطرہ ہے کہ اس کی موت واقع ہو جائے لیکن اس کے جاری رہنے سے اس کے جسم میں کسی قدر کمزوری کا پیدا ہونا تو ایک ضروری امر ہے لیکن اس سے اس کے دل اور تنفس کے عمل کو جاری کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

(واقعہ صلیب کی چشم دید شہادت ص۳۵)

چنانچہ بعد کے واقعات نے ثابت کیا کہ اس کا یہ خیال بالکل درست تھا کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی اس تدبیر کے عین مطابق تھا جس تدبیر کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے بچاؤ کے لئے آپ کے خون کو آپ کی پسلیوں سے جاری کیا تھا۔

چھٹی الٰہی تدبیر

چھٹی الٰہی تدبیر اس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ کی کہ سردار کاہن قیافہ جو یہود کا اس وقت کا سب سے بڑا عالم تھا۔ اور اس کے ہم نوا دوسرے علماء یہ ابھی تک اپنی مخالفانہ کوششوں اور تدبیروں سے پوری طرح مطمئن نہیں تھے اور جنہیں مسیح علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ خطرہ اب بھی لگا ہوا تھا کہ کہیں آپ صلیبی موت سے بچ نہ جائیں۔ انہوں نے ہفتہ کے روز پیلاطوس کے پاس جا کر ایک دوسری عرضداشت یہ پیش کی کہ:—

"اس دھوکے باز (یعنی نعوذ باللہ مسیح علیہ السلام) نے جیتے جی کہا تھا کہ میں تین دن کے بعد جی اٹھوں گا پس حکم دے کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کی جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے شاگرد رات کو آکر چرا لے جائیں اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا اور یہ پچھلا دھوکا پہلے سے بھی برا ہو"

(متی باب ۲۷ آیت ۶۲-۶۴)

یہ بات میں پہلے بتا چکا ہوں کہ پیلاطوس اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے ماتحت یہ بات سمجھ چکا تھا کہ یہ ایک نیک اور راستباز آدمی ہے اور یہودی علماء محض اسے حسد سے پکڑوا کر لائے ہیں۔

(متی باب ۲۷ آیت ۱۸)

اس لئے در پردہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام سے ہمدردی رکھتا تھا اور اس کے خیر خواہوں میں سے تھا چنانچہ یہودی علماء کے دباؤ کے تحت جو سزا اس نے مسیح علیہ السلام کو دی تھی اس سے بھی اس نے سب کے سامنے ظاہری طور پر اور پھر مخفی طور پر توبہ کر لی تھی۔

(متی باب ۲۷ آیت ۲۴)

اس لئے سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اکٹھے ہو کر جب یہ دوسری عرضداشت اس کی خدمت میں پیش کی تو اس نے اس کو پسند نہ کیا اور اس پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ان سے کہا کہ

"تمہارے پاس پہرے والے ہیں جاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے اس کی نگہبانی کرو"

(متی باب ۲۷ آیت ۶۵)

چونکہ حق کے مقابل پر باطل اپنی تمام طاقتوں اور کوششوں کے باوجود ہمیشہ شکست ہی کھاتا ہے اور یہ اس کا ایک ایسا مقدر ہے کہ جس سے وہ کسی صورت میں بچ نہیں سکتا اسی طرح یہودی علماء کو بھی مسیح علیہ السلام کے مقابل پر اپنی ناکامی کا خطرہ ہر وقت لگا ہوا تھا۔ چنانچہ جب پیلاطس نے ان کی اس معاملہ میں مدد کرنے سے انکار کر دیا تو انہوں نے اپنے آدمی مسیح علیہ السلام کی قبر کی نگرانی کے لئے بھیج دئے یہ لوگ قبر کے قریب ایک مناسب جگہ پر چھپ کر بیٹھ گئے۔ یہ ہفتہ کا دن تھا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ اتوار کے دن صبح صادق سے پہلے آپ ہوش میں آجائیں گے۔ اور اس وقت ان لوگوں کی موجودگی آپ کے لئے کسی پہلے سے بھی بڑی مصیبت کا باعث بن سکتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی اس تدبیر کے مقابل اپنی چھٹی تدبیر یہ کی کہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات کو جس میں یہ لوگ مسیح علیہ السلام کی قبر کی نگرانی کے لئے اس کے قریب چھپے ہوئے تھے ایک اور بڑا زلزلہ ملک میں بھیج دیا۔

(متی باب ۲۸ آیت نمبر ۲)

اس زلزلہ سے تمام پہاڑ لرزنے لگے اور چٹانیں اوپر سے ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گرنے لگیں اور جگہ جگہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوئے دکھائی دینے لگے اور اس کے ساتھ ہی ایک تیز و تند آندھی بھی شروع ہو گئی۔ ان دونوں باتوں نے مل کر ایک ایسا مہیب اور خوفناک منظر اس تاریک رات میں پیدا کر دیا کہ جس سے چرند پرند بھی متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور وہ چیختے چلاتے ہوئے تاریکی میں ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ سردار کاہن کے آدمی اس خوفناک عذاب کے منظر سے سہمے ہوئے رات بھر اپنی کمین گاہ میں چھپے رہے لیکن وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت ان غیر معمولی حوادث کے خوف سے ہمت ہار بیٹھے تھے اور وہاں سے بھاگنے کے لئے ہر وقت تیار تھے۔

ادھر سحری کے وقت یوسف اور نیکدیمس نے اپنے سلسلہ کے ایک بھائی کو جو حکم دیا کہ وہ اپنا مخصوص لباس پہن کر یسوع کی قبر پر جائے اور قبر کے دروازہ پر جو پتھر پڑا ہوا ہے اس کو دروازہ سے ہٹا کر خود اس پر نگرانی کے لئے بیٹھ جائے یہ آدمی جب اپنے بزرگوں کے حکم پر اپنے مخصوص سفید لباس میں ایک غیر معروف راستہ سے ہوتا ہوا قبر کے قریب پہنچا اور قبر کے منہ سے پتھر ہٹا کر خود اس پر نگرانی کے لئے بیٹھ گیا تو سردار کاہن کے آدمیوں نے جو رات کے غیر معمولی حوادث سے پہلے ہی خوفزدہ تھے یہ سمجھا کہ یہ کوئی فرشتہ ہے جو آسمان سے اتر کر آیا ہے اور اب کوئی اور خطرناک بات رونما ہونے والی ہے۔

(متی باب ۲۸ آیت ۲ و ۳)

اس خیال سے وہ اور بھی ڈر گئے اور وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور شہر میں جا کر یہ افواہ مشہور کر دی کہ یسوع کی قبر پر آسمان سے ایک فرشتہ اترا ہے جو قبر کے منہ سے پتھر ہٹا کر خود اس پر بیٹھ گیا ہے۔ اور ہمیں اس نے وہاں سے زبردستی نکال دیا ہے۔

(متی باب ۲۸ آیت نمبر ۱۱)

الغرض اللہ تعالےٰ نے اس طرح اپنی چھٹی تدبیر کے ذریعہ ان سب لوگوں کو وہاں سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا کہ جن کا مسیح علیہ السلام کے ہوش میں آنے تک وہاں رہنا آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا اور اس طرح سردار کاہن قیافہ اپنی اس آخری کوشش اور تدبیر میں بھی ناکام ہو گیا۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

میرے لڑکے ڈاکٹر سید ممتاز احمد سلمہ قریباً تین سال سے اپنی مزید اور اعلیٰ تعلیم آئرلینڈ گئے ہوئے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ لنڈن اور آئرلینڈ کے اطراف میں پوسٹل سٹرائیک چل رہی ہے۔ اس کی وجہ سے میں اپنے بچے کے خطوط اور اسکی خیریت سے بے خبر ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میرے لڑکے کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری چھوٹی لڑکی زرین اہلیہ لطیف سلمہا کی عنقریب ولادت ہونے والی ہے اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اولادِ نرینہ کی نعمت سے نوازے اس سلسلے میں ۲۵/ روپے صدقے کی مد میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(۲) خاکسار کی بڑی بھابی اور والدہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں احباب کرام ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: نذر الاسلام معلم مدرسہ احمدیہ قادیان

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور مبلغین کرام کا دورۂ شمالی ہند

مختلف مقامات پر تبلیغی و تربیتی جلسے

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز

مبلغین کرام کا وفد نظارت تبلیغ کے ارشاد کے مطابق مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج اُتر پردیش و امیر وفد کی قیادت میں یہاں پہنچا۔ یہاں خدا کے فضل سے ایک فعال جماعت ہے اور مورخہ ۱۷ مارچ کو یہاں پر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ۱۸ مارچ کو جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب وسیع پیمانے پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ہر دو جلسوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم:- پورے شہر میں لاؤڈ سپیکر نیز چھوٹے بڑے اشتہارات کے ذریعہ اس جلسہ کی منادی کر دی گئی تھی۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل کی صدارت میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ وقت مقررہ پر جلسہ کا آغاز ہوا۔

بعدہٗ مکرم شرافت احمد صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج یو پی نے اس جلسہ کی غرض و غایت جامع رنگ میں بتائی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ تعلیمات کی بھی وضاحت فرمائی۔ اس جلسہ کی پہلی تقریر خاکسار نے "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور دشمنوں کے ساتھ سلوک" کے عنوان پر کی اور متعدد واقعات اس ضمن میں پیش کئے۔ بعدہٗ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب نے خوش الحانی سے درثمین کی نظم سنائی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات بنی نوع انسان و اقوام کے موضوع پر کی۔ موصوف نے آپ کے احسانات کا جامع رنگ میں ذکر فرمایا اور آپ کے احسانات پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی۔

موصوف کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل صدر مجلس نے زندہ نبی، وفات مسیح، آپ کا مخالفین سے سلوک، عورتوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے مختلف پہلوؤں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا۔ اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ کے قیام و اغراض پر روشنی ڈالی۔

بعدہٗ مکرم سید عبدالباقی صاحب جو ڈیشل مجسٹریٹ نے مختلف خدام میں انعامات و اسناد تقسیم کیں۔ جو کہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے مبارک تقریب کے موقعہ پر مختلف مقابلہ جات میں اوّل دوم سوم آئے تھے۔ بعدہٗ یہ جلسہ دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب:- دوسرے روز جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کا پروگرام تھا۔ مگر بعض وجوہ کی بناء پر غیر مسلم مقررین تشریف نہ لا سکے۔ اس دن کا جلسہ مکرم سید عبدالباقی صاحب جوڈیشل مجسٹریٹ جمشید پور کی زیر صدارت مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوا۔ بعدہٗ مکرم مسعود احمد خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ موصوف نے قرآن کریم کی خصوصیات بانی اسلام کی تعلیمات درباره امن بین الاقوام و احمدیت کی پُرامن تعلیمات اور بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعاوی کو وضاحت کے ساتھ جامع رنگ میں بیان فرمایا موصوف کی تقریر ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

موصوف کی تقریر کے بعد صدر مجلس نے احمدیت کا پیغام اور بانیٔ سلسلہ کی پیشگوئیوں کی روشنی میں حالات حاضرہ پر تقریر فرمائی۔ اور فرمایا اب اسی گلشن میں آکر دنیا کو راحت و آرام حاصل ہو سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی کے جلسہ میں رانچی سے بھی احباب تشریف لائے تھے۔ جملہ ایام میں جماعت نے احسن رنگ میں مہمان کرام کی مہمان نوازی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو اس کی جزائے خیر دے۔ آمین۔

خاکسار۔ عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ رکن تبلیغی و تربیتی وفد

جماعت احمدیہ پرلیشر بنگال میں جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۳ مارچ کو بوقت پانچ بجے شام گراؤنڈ سنتوشی بھوشن ہائی سکول میں زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان منعقد کیا گیا۔ جس میں علاقہ کے مختلف احمدی جماعتوں کے عہدیداران و افراد کے علاوہ کثیر تعداد میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی اور بدھ لیکچرارز کے علاوہ بکثرت سامعین حاضر ہوئے۔ چنانچہ جلسہ گاہ کی کرسیاں کم پڑ گئیں جس کے باعث کثیر تعداد میں گیٹ پر کھڑے ہو کر دوستوں نے پروگرام سنا۔

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اور نظم مکرم عصمت اللہ صاحب ابن مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے بنگلہ زبان میں سنائی۔

پہلی تقریر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے جلسہ پیشوایان مذاہب کے اغراض و مقاصد پر کی۔ اور قیام امن کے لئے اسلام اور بانیٔ جماعت احمدیہ کی مساعی پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے موجودہ دور میں مذہب کی ضرورت اور اس کے فوائد بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ دور حاضر میں سیاسی اور مذہبی بے شمار پارٹیاں قائم ہیں۔ بانی جماعت احمدیہ نے قیام امن کے لئے بہت سی مساعی فرمائی ہیں۔ چنانچہ جلسہ پیشوایان مذاہب ان میں سے ایک ہے۔ جس کی وجہ سے آج ہم اور آپ دوست یہاں جمع ہوئے ہیں۔

تیسری تقریر Revarend. S. K. chatterjee of Oxford Mission Barisha. نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت و سوانح اور آپ کی تعلیمات پر کی۔ آپ نے عیسائیت کا خلاصہ حاضرین کے سامنے پیش فرمایا۔

چوتھی تقریر Sawami Anurudhananda of Ram Krishna Mission Gole Park calcutta. نے ہندو دھرم پر کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی بہت ہی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں میں جماعت احمدیہ ایک واحد جماعت ہے جو دل سے دوسرے مذاہب کے پیشوایان کی عزت و تکریم کرتی ہے۔

پانچویں تقریر محترم ماسٹر مشرق علی صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ نے بنگلہ زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کی۔ آپ نے حضور کے ابتدائی حالات بیان کرتے ہوئے آپ کی سادہ زندگی کے واقعات خوبصورت رنگ میں پیش فرمائے۔

چھٹی تقریر سیکرٹری آف بہالہ گوردوارہ نے سکھ ازم پر کی۔ آپ نے گورو نانک جی مہاراج اور دوسرے گورو صاحبان کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

ساتویں تقریر شری پیجوش کانتی بوڑوا ممبر آف بدھ سماج نے حضرت گوتم بدھ علیہ السلام کی سیرت و سوانح پر عمدہ رنگ میں کی۔ درمیان میں محترم خورشید عالم صاحب آف کلکتہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔

آٹھویں تقریر مکرم قاضی عبدالرشید صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر نے سناتن دھرم کے عنوان سے کی آپ نے تمام دور میں ایک ہی مذہب اور انبیاء جو آئے وہ تمام بنی نوع انسان کے لئے آئے۔ اس کی وضاحت فرمائی۔

نویں تقریر مکرم و محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل انچارج مبلغ یو پی نے موعود اقوام عالم پر کرتے ہوئے جملہ مذاہب میں امام مہدی علیہ السلام سے متعلق بیان شدہ پیشگوئیوں کی وضاحت فرمائی۔

دسویں تقریر محترم سید نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے انگریزی زبان میں کی۔ آپ نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور شانتی کے قیام کی ضرورت کو بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں مختلف قسم کے امن کی ضرورت ہے۔ امن دماغ، دل، دھرم اور ملکی و قومی امن کی ضرورت ہے۔

آخر میں جناب صدر جلسہ نے تقریر کی آپ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی طرف سے ہندو و مسلم اتحاد کے لئے پیغام صلح کی تصنیف اور گائے ذبیح چھوڑنے کی سکیم اور دوسری مساعی کو بیان فرمایا۔ اور بالآخر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخواست ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

خاکسار۔ نور الاسلام مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جماعت احمدیہ کٹک

پروگرام کے مطابق مبلغین کرام کا وفد کیرنگ کے جلسہ سے فارغ ہونے کے بعد ۲۶ مارچ کی دوپہر کو احمدیہ دار التبلیغ کٹک پہنچا۔

بعد نماز مغرب و عشاء دار التبلیغ میں ہی ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت محترم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان نے فرمائی۔

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ ۹ پر)

کلکتہ یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقدہ ایک سیمینار میں احمدی مبلغین کی تقاریر

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

کلکتہ یونیورسٹی کے اسلامک ہسٹری ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مورخہ ۱۶ر اپریل شام چار بجے ایک سیمینار منعقد کیا گیا موضوع تھا —— Islam as Interpreted by Ahmadiyyat جس کی صدارت جناب ڈاکٹر نہار الحق چوہدری سابق ہیڈ آف اسلامک ہسٹری کلکتہ یونیورسٹی نے کی۔ سب سے پہلے صدر موصوف نے جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقی اور اس کے ذریعہ نوع انسان کی خدمت کا ذکر کیا اور پھر محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان و مکرم الحاج احمد توفیق صاحب چوہدری کا تعارف کرایا بعدہ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر کی آپ نے سب سے پہلے اس شک کا ازالہ فرمایا کہ جماعت احمدیہ کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ مختصراً احمدیت یعنی اسلام کے عقائد و تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے یہ اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے ہر زمانہ ہر قوم اور ملک میں اپنی طرف سے انبیاء۔ رشی۔ منی اوتار کو مبعوث کیا ہے اس لئے ہم ہر قوم اور ملک کے انبیاء پر دلی عقیدت سے ایمان رکھتے ہیں اور ان کی عزت و تکریم کرتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ۔ اور اسی طرح تمام مذہبی کتب کو بھی خدا کی طرف سے تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اسلام کی شریعت قرآن مجید میں تمام پہلی کتب کی سچائیاں جمع کر دی گئی ہیں فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ۔

اسلام رنگ و نسل گورے کالے کی تفریق کو پسند نہیں کرتا بلکہ اعلان کرتا ہے کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ آپ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا کہ آج کے سائنسی دور میں وہی مذہب قابل قبول ہے جو یونیورسل ہو اور اسلام یونیورسل مذہب ہے اور دنیا آہستہ آہستہ اس کے قوانین کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہی ہے۔

دوسری تقریر مکرم احمد توفیق صاحب چوہدری نے بنگلہ زبان میں کی آپ نے بتایا کہ جس طرح کائنات کی ہر شے بلا امتیاز مذہب و ملت اور رنگ و نسل انسان کی خدمت میں مصروف ہے اسی طرح روحانی رنگ میں ہر انسان کی روحانی ترقیات کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں ہر قوم اور جاتی میں انبیاء اور اوتاروں کا سلسلہ جاری کیا اور ان سب نے ایک خدا کی طرف لوگوں کو بلایا۔

مقرر موصوف نے قرآن مجید۔ وید اور اپنشد کے شلوک اور آیات کو پیش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی ازلی ابدی صفات کو بیان کیا اور آخر میں وید اور اپنشد سے بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے بارہ میں پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے اسلام کی صداقت کو ثابت کیا اور بتایا کہ اسلام کے معنے ہیں امن اور شانتی اور یہ اسی صورت میں قائم ہو سکتی ہے جبکہ ہم تمام انبیاء اور آسمانی کتب کو سچا مانیں اور ان پر پورے طور پر عمل کریں اس وقت جماعت احمدیہ عملی طور پر اس کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

آخر میں صدر جلسہ نے اپنے صدارتی خطاب میں بتایا کہ جماعت احمدیہ ہی مسلمانوں کی وہ تبلیغی جماعت ہے جو دنیا بھر میں حقیقی اسلام کو پیش کر رہی ہے اور تمام دنیا میں اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ دھن سے کوشش کر رہی ہے اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ بانی جماعت احمدیہ ہندوستان میں پیدا ہوئے جنہوں نے ایسے اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا جس کی اس وقت ہمیں ضرورت ہے اور جس سے عالمی اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔

یہ سیمینار ڈیڑھ دو گھنٹے تک جاری رہا تمام حاضرین نے جن میں اکثر اسلامک ہسٹری کے طلبہ و طالبات اور پروفیسر بھی شامل تھے بڑے انہماک سے یہ پروگرام کو سنا اور بے حد متاثر ہوئے خدا تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین۔

خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر لکھنا مت بھولئے ورنہ آپکے ارشاد کی تعمیل میں دیر ہو سکتی ہے (مینیجر بدر)

مختلف مقامات پر تبلیغی و تربیتی جلسے —— بقیہ صفحہ ۸

تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا عبد الحق صاحب فضل نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرمائی اور بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اس کے بعد مکرم عبد الصمد خان صاحب نے ایک نظم جو اڑیہ زبان میں تھی پڑھی۔ بعدہ مکرم الصالح صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹک نے مختصر تقریر فرمائی اور آخر میں محترم صدر صاحب جلسہ نے اختتامی تقریر کی آپ نے کافی دیر تک اپنے قیمتی نصائح سے نوازا۔ خاکسار نے شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد یہ جلسہ رات کے دس بجے ختم ہوا۔

جماعت احمدیہ کرڈاپلی ۲۷ر کی صبح پروگرام کے مطابق محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ بھدرک تشریف لے گئے اور محترم مولانا عبد الحق صاحب کے ہمراہ مولوی شمس الحق صاحب معلم اور خاکسار کرڈاپلی کے لئے روانہ ہوئے۔ شام کو مسجد احمدیہ کے سامنے ایک جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید اور خاکسار نے تربیتی تقاریر کیں ازاں بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے تقریر کی آپ نے اپنی تقریر میں قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے پر زور دیا اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشادات سنائے آخر میں صدر جلسہ نے شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا۔ مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی پردہ کی رعایت سے کارروائی سماعت فرمائی۔

جماعت احمدیہ پنکال مورخہ ۲۸ر مارچ کو صبح ۱۱ بجے ہمارا وفد پنکال پہنچا احباب جماعت نے استقبال کیا شام کو مکرم مولانا کی زیر صدارت مسجد کے سامنے کے میدان میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت نے تعارفی تقریر کی اس کے بعد مکرم مولوی شمس الحق صاحب اور خاکسار اور مکرم مولوی عمر دان علی صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم مسعود احمد خان کی نظم کے بعد صدر جلسہ نے ایک گھنٹہ تقریر کی آپ نے اس موقعہ پر جماعت کے عقائد اور وفات عیسیٰ اور دیگر تربیتی امور پر سیر حاصل بحث کی دعا کے بعد رات دس بجے یہ جلسہ ختم ہوا۔

نیا پٹنہ میں تبلیغی جلسہ شام سات بجے نیا پٹنہ میں تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ مکرم دیاکر جینا ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کی صدارت میں تلاوت اور نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم محمد ابراہیم صاحب نے تعارفی تقریر کی اس کے بعد مکرم مولوی شمس الحق صاحب خاکسار اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب نے تقاریر کیں آخر میں صدر جلسہ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو سراہا اور اس جماعت کو ہندو مسلم اتحاد کا واحد ذریعہ قرار دیا۔

جماعت احمدیہ کو شیٹلہ:- ۲۹ر کی شام کو بڈھیا گاؤں میں جلسہ تھا۔ جناب پرشانت کمار پدہی ایڈووکیٹ کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد خاکسار، مکرم شمس الحق صاحب اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے تقریر فرمائی بعد ازاں ایک ہندو دوست نے تقریر کی اور آخر میں صاحب صدر نے تقریر کی اور جماعت احمدیہ کو خوب سراہا اور کہا کہ اس قسم کے جلسے سال میں ایک دو بار ہوتے رہنے چاہئیں رات کے گیارہ بجے یہ جلسہ بہت ہی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ بہر حال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال صوبہ اڑیسہ کا دورہ نہایت کامیاب رہا الحمد للہ ثم الحمد للہ

خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کٹک اڑیسہ

ریلیف فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

کشمیر کے مصیبت زدہ احمدی بھائیوں کی مالی امداد کے لئے عطیات بھجوانے کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے اخبار بدر میں مورخہ ۱۹ر شہادت ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۹ر اپریل ۱۹۷۹ء اور بذریعہ سرکلر چٹھی تحریک کی گئی تھی چونکہ فی الحال صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنے وسائل اور ذرائع سے ہی ان بھائیوں کی امداد کا انتظام کر رہی ہے لہٰذا جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے "ریلیف فنڈ" کی تحریک بند کر دی گئی ہے اس فنڈ میں جماعتوں اور احباب کو مرکز میں عطیات بھجوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے ان مصیبت زدہ بھائیوں کے نقصانات کی تلافی فرمائے اور انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۰ء میں امۃ الحفیظ کشور بنت مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب قوم جٹ رانجھا پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ماہوار دس روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد	الامــــــتہ	گواہ شد
غلام ربانی درویش والد موصیہ	امۃ الحفیظ کشور	بشیر احمد مہار

وصیت نمبر ۱۳۶۲ء میں محمد کریم احمد (ڈاکٹر) ولد مکرم ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ میڈیکل پریکٹس۔ عمر ۲۷ سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن فیض آباد ضلع فیض آباد۔ صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت ذاتی کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ والد صاحب مرحوم مکرم ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب کی جائیداد دو مکان ہیں جو ہم پانچ بھائیوں تین بہنوں اور ایک والدہ میں مشترک ہے۔ اس جائیداد کی تقسیم پر جس قدر جائیداد میرے حصہ میں آئے گی میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں اپنی زندگی میں اگر کوئی اپنی ذاتی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی پوری پوری حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بلکہ میں جب بھی کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دونگا۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان حاوی ہوگی۔

اس وقت میری ماہوار آمد -/۲۰۰ (دو صد روپے) ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میری آمدنی میں کمی بیشی ہوتی رہی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کار پرداز کو دونگا۔ انشاء اللہ۔

گواہ شد	العبــــــد	گواہ شد
ظہیر احمد انسپکٹر بیت المال آمد	محمد کریم احمد (سیکرٹری مال فیض آباد)	محمد نعیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ فیض آباد

وصیت نمبر ۱۳۶۹ء میں سلطان احمد ناصر ولد مکرم ولی محمد صاحب گجراتی قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بھارت۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ جدی زرعی جائیداد محترم والد صاحب کے نام ہے جو بنی اسرائیل کی ملکیت ہے۔ خود موصی ہیں اور قادیان میں درویش ہیں۔ میرا گزارہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت پر ہے۔ جہاں سے مجھے مبلغ -/۱۲۳ + -/۳۵ کل مبلغ -/۱۵۸ روپے مشاہرہ ماہوار ملتا رہتا ہے۔ خاکسار اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہے۔ اور یہ وصیت ہر قسم کی آمد پر حاوی ہوگی۔ اور اپنی آمد کی کمی بیشی کی بروقت اطلاع سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کو دینے کا پابند رہوں گا۔ اگر کسی قسم کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اپنی زندگی میں پیدا کروں یا میری وفات پر ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

گواہ شد	العبــــــد	گواہ شد
مرزا منور احمد درویش نائب ناظر بیت المال قادیان	سلطان احمد ناصر	منظور احمد گجراتی

وصیت نمبر ۱۳۵۸ء میں مسرت سلطانہ زوجہ مکرم عبد اللطیف صاحب ملکانہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ کانوں کے سونے کے بندے وزنی ۳ ماشہ قیمت -/۱۵۰۔ ۲۔ چاندی کے توڑے وزنی آٹھ تولے -/۱۰۰۔ ۳۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے میرے شوہر کے ذمہ -/۱۰۰۰۔ میزان -/۱۲۵۰۔

میں مذکورہ بالا تمام جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد بھی اگر میں کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع ساتھ کے ساتھ مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کو دیتی رہونگی۔ نیز اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد جو متروکہ جائیداد ثابت ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامــــــتہ	گواہ شد
عبد اللطیف ملکانہ خاوند موصیہ	مسرت سلطانہ	قاضی عبد الحمید درویش

وصیت نمبر ۱۳۷۳ء میں سید انیس احمد ولد مکرم سید ہمام الدین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور ڈاکخانہ جمشید پور ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

خاکسار اس وقت ٹاٹا انجینئرنگ اینڈ لوکو موٹو کمپنی میں ملازم ہے جس سے مجھے مبلغ -/۹۰۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد مبلغ -/۹۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے بعد اگر کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد یا مزید کوئی آمد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبــــــد	گواہ شد
ہمام الدین	سید انیس احمد	خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۳۷۴ء میں مقبول احمد ولد گوہر علی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور ڈاکخانہ جمشید پور ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت مندرجہ ذیل غیر منقولہ جائیداد ہے۔

(۱) زمین قابل کاشت رقبہ ۱۶ کٹھا واقع موضع کوسہی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ مالیتی -/۴۰۰۰۔ (۲) مکان معہ باغیچہ ایک عدد مالیتی -/۲۰۰۰۔ کل جائیداد غیر منقولہ مالیتی -/۶۰۰۰۔

اس وقت خاکسار ٹاٹا انجینئرنگ اینڈ لوکو موٹو کمپنی جمشید پور میں مبلغ -/۸۰۰ روپے ماہوار پر ملازم ہے اور کل جائیداد غیر منقولہ مالیتی -/۶۰۰۰ روپے اور ماہوار آمد -/۸۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر میں کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبــــــد	گواہ شد
خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال آمد	مقبول احمد	سید ہمام الدین

ولادت

مورخہ ۲۶ کو مکرم مبرور احمد صاحب مبشر کے ہاں پہلی بچی تولد ہوئی۔ نام "امۃ الرؤف" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش کی پوتی اور مکرم میر غلام رسول صاحب یاری پورہ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، اور خادمہ دین بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

خلاصہ خطبہ جمعہ ـــــ بقیہ صفحہ اوّل

لیکن تمام لوگ دلائل سے قائل نہیں ہوا کرتے کیونکہ بعض لوگ دلیل کے مقابلہ میں کوئی سوفسطائی دلیل گھڑ کر صداقت کے انکار پر مُصر رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے آسمانی نشانوں کے آگے بڑے بڑے مخالف عاجز آجاتے ہیں جن کا انکار اُن کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔ پھر پُرانے نشان آگے چل کر قصّوں کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور بعد میں آنے والوں کے لئے حجت نہیں رہتے۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ اُمتِ محمّدیہ میں اپنے منتخب بندوں کے ذریعہ ہر زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نئے سے نئے نشان ظاہر کرتا چلا آرہا ہے اور قیامت تک ظاہر کرتا چلا جائے گا۔ نشان آج بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہم ہر روز کوئی نہ کوئی نشان دیکھتے ہیں۔ ہمیں دُعائیں کرنی چاہئیں کہ ہم ان نشانوں سے اِس رنگ میں فائدہ اُٹھانے والے بنیں جس رنگ میں خدائی منشاء کے مطابق ان سے فائدہ اُٹھانا ضروری ہے۔

(الفضل مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۷۹ء)

وِلادت

مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب ایڈیٹر بدر و مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۷۹ء کو دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اَلحمد للہ۔ نومولود مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کا پوتا اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش کا نواسہ ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک صالح اور خادم دین بنائے آمین۔ ادارہ بدر ہر دو خاندانوں کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

درخواست دُعا

(۱) حیدر آباد سے میری ماموں زاد بہن عزیزہ رضیہ بیگم بنت مکرم محمد شمس الدین صاحب نے لکھا ہے کہ ان کی صحت بعض عوارض کی وجہ سے ٹھیک نہیں رہتی۔ مختلف علاج کروائے گئے لیکن افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب عزیزہ کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اپنے بھائی محمد سلیم الدین کی ملازمت اور محمد کلیم الدین کی انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ عزیزہ نے مبلغ -/۲۵ روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہا اللہ تعالیٰ۔

خاکسار: محمد انعام غوری قادیان۔

(۲) مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور سے تحریر کرتے ہیں کہ اُن کے بچوں کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ نیز اُن کا بڑا بیٹا میڈیکل میں داخلہ کی تیاری کر رہا ہے سب کی نمایاں کامیابی اور داخلہ ملنے کے لئے جملہ احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ موصوف نے مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔

(ایڈیٹر بدر)

نُمایاں کامیابی

خاکسار کے بیٹے عزیزم مقبول احمد سلمہ نے امسال پانچویں کلاس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے بعد بٹالہ میں وظیفہ کے امتحان میں شرکت کی۔ جس میں قریباً تین صد بچے شریک تھے۔ بفضلہ تعالیٰ عزیز موصوف نے اِس امتحان میں اوّل آکر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے الحمد للہ۔ اس خوشی میں پانچ روپے شکرانہ فنڈ۔ پانچ روپے اعانتِ بدر اور پانچ روپے صدقہ ادا کرتے ہوئے احباب کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ عزیز کی جسمانی صحت کمزور ہے اس کی صحت و توانائی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: منظور احمد۔ مبلغ یادگیر

درخواستِ دُعا

مکرم محمد حبیب اللہ حبوال صاحب مقیم لنڈن اپنے اہل و عیال اور احباب جماعت کی صحت و سلامتی، خیر و عافیت، دینی و دُنیوی ترقیات سے مستفیض ہونے اور مصائب و مشکلات سے محفوظ رہنے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ان کے گھٹنے میں درد ہے احباب ان کی صحت یابی کے لئے بھی دُعا فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

مومن کی بیش قیمت متاع "ایمان" ـ بقیہ اداریہ (۲)

چنانچہ آج سوائے احمدیہ جماعت کے کسی دُوسرے فرقہ کے مُسلمانوں میں سے کوئی بھی یہ دعوٰے نہیں کر سکتا کہ اُس کا ایمان صحابہؓ کے ایمان جیسا مضبوط اور خدا کی ذات پر اُن کے دِلوں میں ویسا ہی پختہ یقین ہے۔ ایسا ایمان اور پختہ یقین پیدا ہونے کے لئے اُن تازہ بتازہ الٰہی نشانات کا مشاہدہ ضروری ہے جو امام مہدی کے زمانہ سے لے کر اب تک ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ احمدیوں کے دِل نورِ ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور اسی کا تقاضا ہے کہ وہ ہر قسم کی مالی اور جانی قربانی اسلام اور اس کی خدمت کے لئے کر رہے ہیں۔

پس ایمان کی متاع بڑی ہی قیمتی چیز ہے۔ جس طرح اس کا حصُول بڑی خوش قسمتی کی بات ہے، وہاں اس کی حفاظت کرنا بھی ہر مومن متقی کا بہت بڑا فرض ہے۔ پس اگر احمدی اپنے تازہ ایمان پر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں جو امام مہدی کے ساتھ وابستہ ہونے کے نتیجہ میں انہیں نصیب ہُوا تو اُن کا یہ بھی فرض قرار پاتا ہے کہ وہ ہمہ وقت نہ صرف اس کی حفاظت کریں بلکہ اس میں ترقی کرتے چلے جانے کی مقدور بھر کوشش میں لگے رہیں۔ اور یہ بات امام جماعت کی کامل اتباع اور آپ کے فرمودات پر عمل درآمد کرنے کے ذریعہ میسّر آتی ہے۔ کیونکہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ:

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ

امام ایک ایسی ڈھال ہوتا ہے جس کی اوٹ میں رہ کر مخالفین سے کامیاب مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ ہم سب کو ہمیشہ ایمان پر قائم رہنے اور اس میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جانے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
آٹوونگس
32, SECOND MAIN ROAD, C.I.T. COLONY
MADRAS- 600004.
Phone No. 76360.

وقفِ جدید اور امام وقت کی آواز پر لبیک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ چندہ وقفِ جدید جس طرح بالغ احباب پر واجب ہے اسی طرح بچوں پر بھی واجب ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے بالغ افراد کے بارے میں فرمایا ہے:-

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس وقف کی طرف توجہ کرے۔ اور آپ کو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو انہیں مل رہا ہے۔"

اطفال کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

"وقفِ جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھالیں۔ تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا کہ جماعت کے بچے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقفِ جدید) کا مالی بوجھ انہوں نے اٹھا لیا ہے۔ اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا۔ اس کی طرف جماعت نے اتنی توجہ نہیں دی جتنی دینی چاہیئے۔"

پس میں عہدیدارانِ جماعت و افرادِ جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے بموجب جس طرح اپنا چندہ وقفِ جدید ادا فرماتے ہیں، اسی طرح اطفال و ناصرات کو بھی اس مبارک تحریک میں شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو افضال و انوار سے نوازے۔ آمین ٭

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم رشید احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید

صوبہ آندھرا۔ کرناٹک۔ مہاراشٹر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ آندھرا، کرناٹک، مہاراشٹر، کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم رشید احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مورخہ ۸/۵ کو قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ عہدیدارانِ جماعت اور مخلصین کرام حسبِ سابق انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہٗ تعاون فرماکر عند اللہ ماجور ہونگے ٭ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۸ ۵/۷۹
بمبئی	۹ ۵/۷۹	۵	۱۵ ۵/۷۹
یادگیر	۱۶	۶	۲۲
تیماپور	۲۲	۱	۲۳
[illegible]	۲۳	۱	۲۴
[illegible]	۲۴	۱	۲۵
[illegible]	۲۵	۱	۲۶
[illegible]	۲۶	۱	۲۷
حیدرآباد	۲۷	۸	۴ ۶/۷۹
سکندرآباد	۴ ۶/۷۹	۲	۶
چنداپور کاماریڈی	۶	۱	۷
شادنگر	۷	½	۷
جڑچرلہ	۷ ۶/۷۹	½	۸ ۶/۷۹
محبوب نگر	۸	۱	۹
وڈمان	۹	۱	۱۰
چنتہ کنٹہ	۱۰	۳	۱۴
ہبلی	۱۵	۱	۱۶
لونڈہ	۱۶	۱	[illegible]
بلگام	۱۷	۱	۱۸
سورب	۱۸	۱	۱۹
ساگر	۱۹	۱	۲۰
شیموگہ	۲۰	۳	۲۳
بنگلور	۲۵	۵	۳۰
قادیان	۲ ۷/۷۹	-	-

فارم اصل آمد

حصہ آمد کے موصیان فارم اصل آمد پُر کرکے جلد بھجوا دیں!!

موجودہ مالی سال ۷۹-۱۹۷۸ء، یکم مئی ۱۹۷۸ء سے شروع ہو کر ۳۰؍اپریل ۱۹۷۹ء کو ختم ہو رہا ہے۔ سالانہ آمدنی معلوم کرنے کے لئے دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے موصی احباب اور مستورات کی خدمت میں فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں۔ جو دوست جماعتوں کے ساتھ وابستہ ہیں اُن کے فارم سیکرٹریان مال کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ جماعتوں میں شامل موصی احباب اپنے اپنے فارم سیکرٹریان مال سے حاصل فرمالیں۔ اور فارم پُر کرکے سیکرٹریان مال کی وساطت سے۔ اور افراد فارم پُر کرکے براہِ راست دفتر بہشتی مقبرہ میں بھجوادیں۔ براہ مہربانی جلد از جلد فارم پُر کرکے واپس بھیج دیں۔ کیونکہ فارم موصول ہونے پر سالانہ حسابات مکمل کئے جائیں گے ٭

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی کا التواء

بعض وجوہات کی بناء پر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی جو ۱۲؍۱۳؍مئی کو منعقد ہونے والی تھی، ملتوی کر دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں ٭

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درویشان قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں، جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے۔ وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ہمارے دل اُن کے لئے محبت اور احترام کے جذبات سے مملو ہیں۔ ہم اُن کے احسان مند ہیں کہ انہوں نے ہم سب کی نمائندگی کرتے ہوئے اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے۔ اور دنیا سے منہ موڑ لیا ہے۔ دنیا باوجود اپنی وسعتوں کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اُن کے ذرائع معاش محدود ہیں مگر ضروریاتِ انسانی ہم جیسی ہی ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ ہم اُن کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھیں اور اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اُن کی ہر طرح امداد کریں۔ تاوہ فارغ البالی اور بے فکری کے ساتھ مرکزِ سلسلہ اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ۔"

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ "درویش فنڈ" کی مد میں اپنے عطیات بھجوا کر اپنے پیارے امام کی دعاؤں کے وارث بنیں ٭

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان